

Registered
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

جلد ۱۰ نمبر ۳۸

مضامین غیر

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۵ء

ہندی شاعری

بہاری لال المعروف بہ بہاری لڑکپن اور جوانی کے یکجا ہونے میں جو لطف محسوس کرتے ہیں اس کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔

چھٹی نہ سسوتا کی جھلک جھلکیو جوبن انگ
دیپتی دیہہ دہوں ملی دیپت تافتا رنگ

(سسوتا = لڑکپن - دیپتی = چمک حسن - دیہہ = جسم - دہوں ملی = دونوں مل کر - تافتا = دھوپ چھاؤں کپڑا)

شاعر کہتا ہے کہ ابھی لڑکپن بالکل گیا نہیں کچھ موجود ہے جوانی کی آمد شروع ہو گئی جوبن کا اظہار ہونے لگا جوانی اور لڑکپن مل کر اپنا اپنا حسن اسطرح دکھلاتے ہیں جس طرح دھوپ چھاؤں۔ بہاری نے عنفوان شباب کو نقشہ کس خوبصورتی سے کھینچا ہے کہ جواب نہیں رکھتا۔ یہ شاعر عاشقانہ کلام کے لیئے بہت مشہور ہے۔

تیہ تتھی ترنی کسور وے پنیہ کال سم دون
کاہو پنیہ نی پائی یت جیس سندھی سنکرون

(تیہ = عورت - تتھی = تاریخ ساعت - ترنی = خورشید - کسور = آغاز جوانی - وے = عمر - پنیہ = پن - کال = وقت - سم = برابر - دون = دونوں - کاہو = کسی - پنیہ نی = پن سے - پائی یت = پاتے ہیں - سندھی = میل سنکرون = سنکرانت)

جب آفتاب ایک برج سے دوسرے برج میں جاتا ہے تب سنکرانت ہوتی ہے - اور یہ ساعت بہت مبارک مانی جاتی ہے۔

بہاری نے لڑکپن سے گزر کر جوانی میں آنے کی ساعت کو بھی مبارک کہا ہے وہ کہتا ہے کہ عورت ساعت ہے اور عنفوان شباب خورشید ہے دونوں نہایت مبارک ہیں اور کسی بڑے نیک اعمالی کو یہ موقع ملتا ہے اور اس طرح کی سنکرانت بہت خوش نصیبی سے ہاتھ آتی ہے جو دوہا آگے لکھا جاتا ہے اسمیں کو بہاری نے ناکا تجدید کا کمال دکھایا ہے اور غرور جوانی کی تصویر اس خوبی سے کھینچی کہ ایدو شاید۔

بھاوک ابھر وہو ن کھاک پرو بھرو آئے
سی ہرا کے سبب ہو نس دن و کھت جائے

(بھاوک = کچھ کچھ - بھرو = بوجھ - وزن - مس = بہانا - سی ہرا = سیپ سے نکلے ہوئے موتی کی مالا - نس دن = رات دن یعنی ہروقت بھرو = سینہ = جوبن) - (اس کا سینہ کچھ ادبھر کے تخت ہوئی پر (اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب) موتیوں کی مالا کے بہانے وہ شوخ گھڑی گھڑی اپنے سینہ پر نظر ڈالتی ہے - اور اپنے جوبن پیا ترا تا ہے اور جوانی کیا غضب ڈھاتی ہے اور اسکا سیلاب کیا طوفان بپا کرتا ہے ایک پھڑکتی ہوئی مثال دے کر بہاری نیچے کے دوہے میں اس طرح ثابت کرتا ہے۔

ایک بھیجے چلے پرے بڑے بہے ہزار
کیتو نہ اوگن جگ کرت نے وے چڑھتی بار

(کیتو = کتنے - اوگن = برائی - نے = ندی دریا - وے = عمر جوانی)

شاعر کہتا ہے کہ کوئی بھیگتا ہے کوئی کیچڑ اور دلدل میں پھنس جاتا ہے اور ہزاروں ڈوب جاتے اور بہہ جاتے ہیں دریا اور جوانی (یا دریائے جوانی) جب چڑھتے ہیں تو کیا طوفاں برپا نہیں کرتے۔

اپنے تن کے جاننگے جوبن نرپتی پر ویں
آستن من مین سنتمب کو بڑھ واجاتی کین

(اپنے تن کے = اپنے عزیز رشتہ دار و مددگار - جوبن = جوانی - نرپتی = راجہ - پرویں = لائق - آستن = سینے - مین = آنکھ - ستمبہ = سرین - اجاتی = اضافہ)

حسن کے راجہ نے جو لائق ہوا اپنے معاون و مددگاروں کو خوب سرفراز کیا یعنی اسکے مددگار یعنی اسکے حسن کو دوبالا کرنے والے پستان دل آنکھ اور سرین اسکے اعضا ہیں اسلیئے شاہ حسن نے انھیں کو ترقی دی ہے۔

جوانی کی آمد میں کس کس عضو پر کیا کیا اثر پڑتا ہے شاعر نے بہت ہی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے - دل میں کیسی امنگیں بھر جاتی ہیں نگاہ کیسی بانکی ترچھی پڑتی ہے سینہ کا ابھار کیسا برقی اثر رکھتا ہے پیر صد سالہ کی نگاہ کو ایک بار تو ضرور اپنی جانب کھینچ لیتا ہے سرین بھی کیسے بھرے بھرے ہوتے ہیں جسکی مثال ہاتھی کی مستک سے دی جاتی ہے۔

ایک دوہے میں جوانی کی خوبیاں کس خوبصورتی سے مختصراً دکھائی ہیں کہ واہ بیساختہ منھ سے نکلتا ہے - دریا کو ایک کوزہ میں بند کیا ہے۔

نو ناگری تن ملک لہی جوبن آمل زور
گھٹی بڑھی تے بڑھی گھٹی رکم کری اور کی اور

(نو = نئی - ناگری = عورت معشوقہ لہی = کر لے - آمل = عمدہ زور زبردست - رکم = رقم - اور کی اور = کچھ سے کچھ)

اس دوہے میں بہاری نے جوانی کی خوبیاں ایک دوسری مثال دے کر ثابت کی ہیں اور بڑی لیاقت خرچ کی ہے۔

نئی نویلی کے جسم کو ایک ملک قرار دیا ہے اور حسن اور جوانی کو مالک بتایا ہے اور عامل بھی زبردست چابک دست جس طرح ایک ہوشیار عامل کسی علاقہ کو پاکر اپنی مرضی کے موافق جمع گھٹاتا بڑھاتا ہے اسی طرح جوانی کے عامل نے بھی یہی کیا ہے یعنی جسم کے ملک میں جہاں کمی تھی اسکو بڑھایا اور بڑھی کو گھٹایا ہے کس طرح ؟ وہی جو نیچے بھولے پن کی جگہ جو لڑکپن کی صفت ہے اب شوخی دیدی آنکھوں میں وہ جلوہ دیا ہے کہ اگر کسی پر نگاہ غلط انداز بھی پڑ گئی تو بجلیاں گرا دیں پیشانی

اور رخسار اب ماہ اور خورشید ہو کر روشن ہو رہے ہیں۔ سینہ میں اضافہ کیا اور کمر میں کمی کی اور اسطرح کمال پر پورا عمل دخل کر لیا ہے۔

سہج سنچکن سیام اوچی سوچی سو گندہ سوکوار
گنت نہ من تپ ہیا تپہ لکھی تہبورے ستھرے بار

(سہج = قدرتی ۔ سیام اوچی = کالے ۔ سچکن = چکنے سوچی = پاک ۔ سوگندہ = خوشبو۔ سوکوار = نازک گنت نہ = نہیں سمجھتا تپہ ۔ اتپہ = دوہے دراد۔ لکھی = دیکھکر ۔ تہبورے = پریشان ۔ ستھرے = سنوارے)

جسکی زلف پریشان دیکھکر دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور کیسی بیخودی طاری ہوتی ہے بہاری اس دوہے میں ظاہر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اسکے بال قدرتی سیاہ ہیں چکنے ہیں پاک صاف خوشبودار ہیں اور بہت باریک ہیں اور بڑی خوبصورتی سے بکھرے ہوئے ہیں دیکھتے ہی اسپر دل کی یہ حالت ہے کہ اسے بھلا برا کچھ نہیں سوجھتا اور زلفوں کی طرف کھنچا جاتا ہے

کچ سمیٹ کر بھج اُلٹ کئے سیس پٹ ڈار
کاکو من باندھت نہ یہ جوڑو باندھن ہار

(کچ = بال ۔ بھج = بیجا بازو ہاتھ ۔ کئے = کر دیئے سیس پٹ = سر کا کپڑا اور سی سر کی چادر کا کونا کسکا ۔ جوڑو = جوڑا ۔ باندھن ہار = باندھنے والا)

جوڑا باندھنے کی ادا دیکھکر شاعر کا دل لوٹ ہو گیا۔ وہ تصویر کھینچی کہ اس تصویر کو دیکھ کر بہاری کا دل قابو میں نہیں رہ سکتا ۔ بہاری کی خاص صفت مانی گئی ہے وہ دوہوں کی شکل میں ایسی دل لبھانے والی تصویر کھینچ کر پیش کر دیتا ہے کہ طبیعت پھڑک اٹھتی ہے ۔ وہ کہتا ہے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر سر کی طرف لے گیا ہے اور زلف کو سمیٹ رہا ہے اور جوڑا باندھنے کا ارادہ کر رہا ہے سینہ پر سے آنچل کھسکا کر کندھوں پر ڈالدیا ہے اس ادا نے شاعر کا دل بیتاب کر دیا اسکی زبان سے بیساختہ نکل گیا کہ یہ جوڑا باندھنے والا کس ادا سے کس کا دل اپنی زلف میں اسیر کرنے کا

چھٹے چھنا دیں جگت تین سنگار سے سوکوار
سن باندھت ہیں بندے نیل چھبیلے بار

(چھٹے = کھلے ۔ جگت ۔ دنیا ۔ تین ۔ سے سنگار سے ۔ لیے ۔ سوکوار = نازک باریک بینی = چوٹی جوڑا ۔ نیل = سیاہ ۔)

جوڑا باندھنے کی ادا جس خوبصورتی سے بہاری نے کھینچی ہے وہ تو آپ ملاحظہ کر ہی چکے اب زلف کی تصویر کو بھی ملاحظہ کیجیے وہ کہتا ہے کہ کھلے ہوئے باریک سیاہ بال انسان کو دنیا ہی سے چھڑا دیتے ہیں پھر دنیا کے کام کا



دیکھو جی اب تم بہت بڑھ چلے ہو۔ ایسے بھرگ سنا دوں گی کہ یاد ہی کرو گے

نہیں رہتا دیوانہ ہو جاتا ہے یہ کھلے بالوں کی صفت ہے اور جب یہ چوٹی یا جوڑے کی صورت میں باندھے جاتے ہیں تو دلوں کو باندھ لیتے یعنے اسیر کر لیتے ہیں ۔ یہ زلفیں دونوں صورتوں میں ستم ڈھانے والی ہیں۔

ہندی ندیم

جن حضرات کی میعاد خریداری ۱۵ ستمبر کو ختم ہو گئی ہے وہ فوراً زر چندہ روانہ کیجئے ورنہ نوٹس ایسے خادم پنچ کی توسیع اشاعت میں سعی فرمائیے۔ منیجر

مکالمہ

نمبر ۳

بسلسلۂ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء

حاجی چیندا ۔ حجازیوں کی خلاف اسلام کارروائیاں آخر کھلتی جاتی ہیں ۔ دیکھو، خلافت اخبار کیا لکھتا ہے:۔

"اس خبر کے متعلق کہ وہابی مدینہ طیبہ کے مقامات مقدسہ پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ بیروت کا ایک تار مظہر ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ مدینہ کی قلعہ گیر ہاشمی فوج جو اس وقت محصور ہے مدینہ کے مضافات پر گولہ باری کر رہی ہے جن پر وہابی قابض ہیں"

حاجی سر افگندہ ۔ اے حضرت اس میں تھوڑی سی عبارت رہ گئی ہے ابھی مجھے مراقبہ میں کوئی کہہ گیا ہے تار کی عبارت یوں تمام ہوتی ہے ۔

"اور یہ گولے جو مضافات مدینہ یا مقبوضہ ابن سعود پر برسائے جاتے ہیں پلٹ کے قبہ خضرا پر گرتے ہیں"

حاجی گورکھ دھندا ۔ اور یہ منطق بھی قابل حل ہے کہ شریفی جھگڑا ہے قلعہ گیر کب سے ہو گئے ۔ وہ تو محصور تھے ۔ قلعہ گیری بہادروں کا شیوہ ہے نہ جھگڑوں کا ۔ اسکے علاوہ صاحبو تار کی عبارت کچھ اور کہتی ہے ۔ تمہید کچھ اور کہتی ہے اور جس سرخی کے تحت میں یہ خبر لکھی گئی ہے وہ کچھ اور فرماتی ہے۔

ایک سرخی ہے:

"خود شریفی فوج گولہ باری کر رہی ہے"

دوسری سرخی ہے:

"شریفیوں کی ناپاک افتراپردازی کی حقیقت کا اظہار رویٹر کی زبان پر حق ہے"

تمہید ہے کہ:۔

"پیرس ۹ ستمبر اس خبر کے متعلق کہ وہابی مدینہ طیبہ کے مقامات مقدسہ پر گولہ باری کر رہے ہیں"

بیروت کا ایک تار مظہر ہے ۔ توپ
یعنی پہلی سرخی میں شریفی فوج کی گولہ باری کی خبر
تو ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ گولہ باری کہاں ہوتی ہے
دوسری سرخی میں ناپاک افترا پردازی کا اعلان ہے
مگر نجاست و ناپاکی خود لکھنے والا شاید چاٹ گیا
ہے ۔ لفظ اس تمہید بطور حاشیہ ایجاد بندہ ہے
خبر میں وہابیوں کا نام نشان و نشانِ گمان
نہیں خبر صرف محصورین کے دفاع کا اظہار
کر رہی ہے

الغرض میاں خلافت بھی مولوی خواجہ عبدالحی
فاروقی کی طرح خیر محتاط معلوم ہوتے ہیں اور شاید
اس الزام سے نہیں شرماتے کہ جھوٹی ۔ غلط بر
وزم بریدہ خبروں کی اشاعت سے اہل صدق
وصفا کی نگاہ میں انسان ذلیل ہو جاتا ہے ۔
عبدالحی صاحب نے جو اتہام نقہ حنفیہ پر
وارد کیا ہے اُسکی قلعی مولانا عنایت اللہ صاحب
کے جواب (سند جدید) میں خوب کھولی گئی ہے
ایک مولانا عنایت اللہ کی "خلافت" کی خبر طرازی پر
تنقید کرنے کے لیے بھی شدید ضرورت ہے ؟
حاجی پراگندہ ۔ بھائیو میں اپنے بھائی کو رکھو
دھندا کی تائید کرتا ہوں جن لوگوں کا ۔
"تقربوا الصلوٰۃ" پر عمل ہے اور "وانتم سکاریٰ"
سے چشم پوشی کر جاتے ہیں اُنکی بات ہرگز قابل
اعتبار نہیں چاہے قرآن کا جامہ پہن کے آئیں
اور بھائیو تم جانتے ہو کہ نجدی مکہ اور مدینہ سے
کیوں جلتے ہیں ۔ مکہ میں رکن شامی ہے رکن
یمانی ہے رکن عراقی ہے مگر رکن نجدی نہیں ہے ۔
اور آقائے مدینہ نے نجد کے لیے دعائے خیر کرنے
سے انکار کر دیا تھا لہٰذا ایک صاحب غیرت نجدی
کو سوا تیرہ سو برس اس طرف طیش آ گیا ۔ تو
بھائیو اسنے اہل حجاز سے کینہ و رنجش نکالنے
کے واسطے چڑھائی کی ۔ اور یارو آقائے مدینہ
کے مزار مطہر پر وہ گولہ کب دغی ۔ ناے میرا لنگ
ہے جو فاختہ کے انڈے کے برابر ہے لیکن
شیخ نجدی کی قبر پر جنس کا انڈا بھی کوئی نہیں

دیکھا تھا ۔ ہے بھائی حسن نظامی خدا اونہیں
ہماری حاجی بنائے تو انھیں اپنے آقا کے
مزار کا گنبد بھی عزیز ہے اور نجدیوں سے
تعلیمی محبت بھی ہے ۔ وہ آریوں پر چوٹ
کرنے پر بھی کمر بستہ ہیں اور مساجد و مقابر
کی عمارات کو مٹی کا بے حقیقت ڈھیر ماننے
پر بھی آمادہ ہیں مطلب یہ ہے کہ ہندوستان
میں مسجدیں اور مقبرے اگر کھودے جائیں
تو آریوں کا ہاتھ اس مٹی کو نہ چھوسکے
آریہ ان مٹی کے ڈھیروں کی تعظیم کرتے
رہیں ۔ تو بھائیو یہ "کج دار و مریز" کا معاملہ
ہے ۔ اور بھائیو تطہیر بیت اللہ الحرام صرف
دو طریقوں سے ممکن تھی ایک تو یہ کہ جہاں
تک ممکن ہو کلمہ گویوں کا خون بہایا جائے
دوسرے یہ کہ جدار کعبہ کے نیچے ہر ایک نجدی
استنجا کرتا نظر آئے ۔ اور بھائیو ابن سعود
بہت اچھا آدمی ہے دیکھو یہاں سے
شوکت علی صاحب اور ان کے دوستوں نے
جو کچھ عذر مسجد مدینہ پر گولہ پھینکنے کے متعلق
اپنی جگہ سے بیٹھے بیٹھے سکھایا وہ سب اس نے
قبول کر لیا یعنی بھائیو وہ مکر گیا کہ مسجد مدینہ
پر اس نے گولے مارے اور سارا الزام حجاز کو
کے سر منڈھ دیا تو بھائیو مادۂ قابل کی ضرورت
ہے ۔ ہر چند کہ یہ گولہ باری اسکے مذہب کے
اعتبار سے درست ہے اور وہ اس سے
بھی نادم نہیں کہ قرآن میں جھوٹ بولنے
والے کے واسطے کون سا خلعت آترا ہے
مگر اس نے سکھایا ہوا فقرہ یاد کر لیا ۔
حاجی زہر خندہ "!!!!!!!!! مسلمانوں
کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں وہ باش آنکھوں پر
پٹی باندھ کے باؤلی میں کودنا چاہتے ہیں ۔
!!!!!! میاں ایران کو دیکھیے کا مینڈکی بھی
چلیں ماروں کو ۔ چونی بھی کیسے بچھے گھی سے
کھاؤ ۔ سڑی سی صاحبی اُسپر چبوترا گچ کا ۔
ڈھائی درخت ببول کے میاں باغ میں بیٹھے

ہاتھ دستی بی بی لپلپاتی اُٹھی ۔ ڈیولی دکھا رہی بی
ہو گئیں تیار ۔ گاندھی گرہ میں کوڑی نہیں تکنے والے
ہوت ۔ !!!!!!!!!! پچاس ہزار روانہ تیار ہیں
مگر شاید زیر زمین کوئی راہ ان کے عرب پہونچنے
کی بنائی ہوگی ۔ بوشہر سے جائیں تو بیچ میں سمندر
حائل ہے بھلا سمندروں کے وارث شفیقی کب گوارا
کرینگے کہ ساکنین کے پالے میں جل جل ہو اور
اُنھوں نے اجازت بھی دی تو میاں ایران خان
کے پاس اللہ کا دیا ایک جنگی جہاز ہے اگر امیر علی
کی آبدوز نے دشمن سمجھ کے غراپ غراپ کر دیا ۔
تو !!!!!!!! دوسرے یہ کہ دنیا کے سنی کب گوارا
کرینگے کہ میاں ایران عرب پر کود کر جا ئیں ع

رفتن بپائے مردی ہمسایہ در بہشت
حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است

کتنے اور کتے ہیجانیں مگر ایرانیوں کے منہ کو جھلسا ۔
تیسرے یہ کہ اگر یہ کوئی مذہبی جنگ ہے اور قبضہ کرنا

نوٹس آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ ضمن د

بعدالت جناب سید ... صاحب بہادر ... منصف ... سیتاپور
مقدمہ نمبر ... ۱۹۲۵ء مقام سیتاپور
... ولد ... ساکن ... پرگنہ و تحصیل
... ضلع سیتاپور ڈگری دار

بنام
مساۃ ... بیوہ ... قوم ... ساکن ... پرگنہ
... تحصیل ... ضلع سیتاپور مدیونہ
بنام مساۃ ... بیوہ ... قوم ... ساکن ... پرگنہ
... تحصیل ... ضلع ... دولی
ہرگاہ ... ڈگری دار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے
کہ جائداد غیر منقولہ تمھاری نیلام کی جائے لہٰذا ... اطلاع
کے ذریعہ سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ... اکتوبر ۱۹۲۵ء کو جو وقت
طے کرنے ... اشتہار نیلام ... حاضر ہو ۔ مطالبہ
... ۔ لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت
کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت
۱۰ بجے تاریخ ... اکتوبر ۱۹۲۵ء اس عدالت میں حاضر
ہو کر شرائط نیلام طے کرو ۔
بتاریخ ... ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر
عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری دفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

مقصود نہیں ہے تو اس نیت پر کہ ہم رشتہ کی سند بنا ہے جو شبہ ہے کہ اگر براہ خشکی رستم ثانی دکھانے کا ارادہ ہے تو (؟؟؟؟؟؟) ایک ہی رات ہے پیشانی عرب اور وہ وقت دوسروں کے اختیار میں بھلا اپنے گھر میں اتنی بڑی فوج کون بیوقوف گھسنے دے گا اگر اتفاقاً ہی گیا تو نجد کی سرحد عراق سے ملتی ہے نجدی ہوشیار قوم ہے وہ نجد میں قدم رکھنے سے پہلے عراق ہی میں لڑائی کی چھیڑ کرے گی علاقہ جب تک وہ وہاں نہ کر سکیں گے ۔ حکومت اپنے ملک کو میدان جنگ بنانے پر راضی نہ ہوگی جیسے صاحب

ادھر میں وہ ادھر میں بیچ ادھر میں آگا پیچھے بچا پیچھے کرتے پھریں گے ۔ ۔ ۔ اگر حکومت ایران ایسی بیوقوفی کرے تو سمجھ لیجئے کہ شامت آئی معلوم ہوتا ہے وہاں کے مولویوں نے سلطنت کو ترک پہونچانے کی غرض سے مذہبی دیوانوں کو بھڑکایا ہے ۔

حاجی چینداء ابھی کیا آخر ہوا ہے تم نے ایران توران کی باتیں کرنے ان سب خبروں کی تکذیب ہی عین صلاح ہے ۔ اگر خبر سچی ہوتی تو وبال برطانیہ شریف پر اگر غلط ہوئی تو چشم ما روشن دل ما شاد ۔ پھر بھی یہ غور کے قابل بات ہے کہ تکذیب سے کام نہ چلا اور شواہد سے اس اندوہناک خبر کی تصدیق ہو گئی تو کیا ہوگا ؟

حاجی سرافگندہ ۔ ہائے ہائے خبر شد
دردمند ۔ ہم تو رو بیٹھیں گے
گورکھ دھندا ۔ کیا کہوں
جہالت بندہ ۔ کچھ برائی نہیں جو گرے تو کیا برائی ہے مسجد میں کی گئی ہے تو پھر

گر حضرت بود روا باشد

دہن گندہ ۔ ہم تو شریفوں پر لعنت کرتے ہیں
شکم بندہ ۔ ہم پیٹ جائیں گے
حواس پراگندہ ۔ ہم سر کے بال نوچیں گے
زہر خندہ ۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا
حاجی چینداء ۔ اگر یہ سب بیکار ہے معاملہ سچ ہو گیا جھوٹ ہم تم سب کو یہی سوچنا ہوگا کہ خلافت کیسی تو عرض دوں ۔ کامیاب نہ ہو کیونکہ عرفی

ایک زمانہ سے جو چپ بیٹھی ہوئی ہے جس کا بڑا افسوس ہو رہا ہے ۔ انشاءاللہ کہ ہماری جمعرات اور پنجشنبہ ایک مؤتمر اسلامی مسجد اقصیٰ علیناک کی طرح قبول کر کے تصنیف ہوگا وہ ترکوں کے خلاف ترکوں کو جلانے کے لیے ترکوں کو ست نہ کرنے کے لیے ایک خلیفہ بھی تصنیف کرے گا ۔ یہ ظاہر ہے کہ ایرانی خلافت کے قائل نہیں ۔ مصری عراقی انگریزوں کے غلام ہیں حجازی شریف ابھی چکے ۔ نجدیوں سے دنیا راضی نہیں ۔ ترک خلیع خلافت کر چکے کوئی جز اعظم اسلام سے دور ہیں لہذا اب ممکن ہے کہ خلافت کا تاج امام الاحرار کے سر پر رکھا جائے کیونکہ وہ مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر الصدور بدر البدور ہیں یا مولانا محمد علی کو نذر دیا جائے یا مولانا شوکت علی اسے زیب سر فرمائیں الغرض ان میں سے جو کوئی خلیفہ بن گیا وہ ہوگا اور حاجی چینداء اسی کے سامنے چندا کھاتا ہوگا ۔ اسی وجہ سے تو ہم ساتھ دیتے ہیں نجدیوں کا اور بنتے ہیں حنفی حسینیں دونوں راضی رہیں ۔ خدا کے بچے زبان میں لگام دو منھ میں قفل لگاؤ ۔ [illegible] صبر تیغ ست و لیکن بر خیر من [illegible] محال ہے کہ خدا اپنے گھروں کو خستہ نہ کرنا ہے ہیں اور سیرا بنا ۔ سب ہی لوگ رو تا ہے واہ واہ ڈیڑھ ڈیڑھ سیر کی بھینس کرور اشرفیاں تا کہ یہاں سے ایک شخص خادم ستر عرب ہو کر پھرتے اڑا ئے ۔ ہاں ہوائی خبریں جیسے اور اپنے لیے تخت خلافت بچھانے کی فکر بھی کرتا کے ۔ باقی آئندہ راقم ہم سے جو کوئی پوچھے تو حاجی سے پڑتے ہیں ۔

دہرہ دون کے تحفے

اگر آپ کو عمدہ اور سستے بیستا چونہ ۔ چاول باسمتی ۔ اینٹ ۔ تیجری لکڑی منگوانا منظور ہو تو نمونہ اور نرخوں کے واسطے خط و کتابت کر سکتے ہیں ۔

المشتہر

منیجر دہرہ دون کوآپریٹو ٹریڈنگ ایجنسی محلہ دھامانوالا ۔ شہر دہرہ دون

تحفظ آثار متبرکہ

لکھنؤ میں آٹھویں اور نویں ۔ ربیع الاول یعنی اٹھائیسویں اور انتیسویں ستمبر کو تحفظ آثار حجاز کے متعلق مسلمانوں کا ایک جلسہ ہونے والا ہے ۔ یہ ایسے مسلمانوں کا جلسہ ہے جنہیں نجدیوں کی پچھلی کارروائیاں ناگوار ہیں اور آئندہ کے واسطے ایسی کارروائیوں کا انسداد چاہتے ہوں ۔ یہ جلسہ اپنے ہم خیالوں سے تدابیر انسداد و انتظام کے متعلق مشورہ کرے گا ۔ ہم ایسے اشخاص کو ہمیں شرکت کی زحمت اٹھانی بیکار ہے جنہیں سرے سے عدہ ہائے ابن سعود پر اعتقاد ہے ۔ یا جنہیں ذات شریف اور ان کے آقائے ولی نعمت سے حسن ظن ہے ۔ ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں تاکہ جن لوگوں نے اپنے نجدی و شریفی منافرات ظاہر نہیں فرمائے بلکہ دل ہی میں لیے بیٹھے ہیں وہ آگاہ ہو جائیں ۔ مقصود صرف مشورہ ہے نہ بیت بازی کا ایک

اشتہار نیلام اراضی

حسب ذیل موضعات علاقہ گنہائی واقع ضلع ہردوئی بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء بمقام اجلاس جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ہردوئی ضلع میں بوقت ۱۱ بجے فروخت کیے جائیں گے ۔

نام موضع	خالص منافع
۱ ۔ بھر [illegible]	سالانہ [illegible]
۲ ۔ اورنگا بھاڑہ	سالانہ [illegible]
۳ ۔ قرآباد	سالانہ [illegible]
۴ ۔ برگدیہ	سالانہ [illegible]
۵ ۔ پیپری	سالانہ [illegible]
۶ ۔ الہرا	سالانہ [illegible]
۷ ۔ [illegible]	سالانہ [illegible]

علاوہ کے دیگر موضعات بھی اگر کوئی شخص خریدنا چاہے تو مل سکتا ہے ۔

جو لوگ دیہات ۔ ویری منفعت بخش کاموں میں لگانا چاہتے ہیں ۔ اگر ملاحظہ یا جائزہ موقع ہے مزید حالات دریافت کرنے کے لیے اسپیشل منیجر صاحب کورٹ آف وارڈس لکھنؤ سے خط و کتابت کرنا چاہیے ۔

(دستخط نیلام کنندہ)

دانۂ گندم برائے پھوٹ ؟



چندیں سنبل ہو ارے چہ ؟

مسٹر پنچ :- کہیے حضرت ! یہ کھجور پر کیا گزری ؟"

دہقان :- بالفعل تو پھوٹ کی فصل ہے۔ کھجور دیر میں پھلتی ہے۔ مطلب پیٹ بھرنے سے ہے۔"

سکے تو ان کی ٹانگ دوسرا ایک شخص کی لڑ پڑے یا مناظرہ کی ایک کے۔ سند ضعیف سے اور دوسرا کسی ٹانگیں تجسس انگلینڈ پر آمادہ ہو چوٹا کہ یہ کے وہ ہے۔ اس حجت جس میں اصل مطلب فوت ہو محفل پھر بھنڈ۔ مگر وہ نما اور ادھر ہم۔ ہل نکتے کو وہیں چھانکتے تو اپنی راہ میں اپنی راہ۔ اس علاوہ سے کوئی احمق یہ نہ سمجھے کہ ہمارا لکھنؤ خدانخواستہ بہت بازی یا مناظرے میں کسی سے ہیٹا ہے۔ ابھی یہاں تو پتے بچوں سے کبھی دبے نہیں مگر بات یہ ہے کہ جہالت وسخن پروری دھاندلی اور بے انصافی کا علاج افلاطون کے پاس بھی نہیں ہاں حضرت علامہ ابی بکر خوارزمی علیہ الرحمہ ...... نے اپنے بعض مکتوبات میں ایک تدبیر اور موثر تدبیر بتائی ہے فرماتے ہیں:۔

"ہذا مرض الجہل لا یعالج الا بالکف والنعل" یعنی اس میں کف و نعل سے کام لینا پڑا۔ یہاں ہم سرے سے جہلا کو دعوت ہی نہیں دیتے۔ جو یہ نوبت آئے۔

الوکیل للاعانۃ فی الکذب

یہ مسئلہ آج طے ہوا کہ مقدمہ میں وکیل کی ضرورت قانونی مدد کے واسطے نہیں ہوتی بلکہ جھوٹے بیان کی لیپ پوت کے لیے وکیل درکار ہوتا ہے۔ معاصر سیاست لاہور روایت کرتا ہے کہ ایک ماخوذ سے امرتسر میں حاکم نے پوچھا "تمہارا کوئی وکیل نہیں ہے؟" ماخوذ نے ترت سے جواب دیا کہ میں تو سچ بولنے کے ارادے سے آیا ہوں مجھے وکیل درکار نہیں۔ تعجب ہے کہ حاکم نے ہیچ کیوں نہ کی یعنے کیوں نہ دریافت کیا کہ اگر مستغیث کے وکیل نے تمہارے سچ کو جھوٹ ثابت کر کے اپنا مطلب نکال لیا تو کیا ہوگا۔ بھائی "آہن بہ آہن کوفتن نرم کی شود"۔ دیکھو ان لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو نجدیوں کی آنکھا پچھاڑ۔ ہوم۔ رزم۔ بے باکی گستاخی پر یقین رکھتے ہیں اگر تمہارا وہ

طائف کے مظالم بجائے خود ثابت ہیں تو اس میں شبہ نہیں کہ ان کا یقین صحیح ہے مگر ان کے قابو میں کوئی اچھا وکیل (یعنی کا غذ اخبار) نہیں تو کیسے جھٹلائے جا رہے ہیں ابن سعود جو خبر دیتا ہے وہ سچی ہے اور شام مصر و بیروت مدینہ و نجد سے جو استغاثے آتے ہیں وہ سب جھوٹ ہیں۔ رفتہ رفتہ ان لوگوں پر بھی اس سچ کے جھوٹ ہونے کا جادو اثر کر رہا ہے جو جان و دل "مدینہ" پر فدا ہیں۔ اگر اچھا وکیل حمایت کرتا تو یہ نہ ہوتا۔ طرفہ یہ کہ وکیل مخالف کی فیس بھی یہی ادا کرتے ہیں۔

مولانا بیچ کی نوٹ بک

بالخاصیت

اطبا کی قرابادین میں مچھلی کے گوشت کی خاصیت بارد و طلب پینے سرد و تر لکھی ہے مگر اسکا حال یہ ہے کہ ادھر کسی بچلے وانس کے پیٹ میں گئی اور لگی "پانی" مانگنے۔ گلاس پر گلاس پانی کے چڑھائیے مگر جب تک ہضم کا مل نہیں ہوتا پانی کی دعوتی کم نہیں ہوتی تو سبب کیا؟ مچھلی بغیر پانی کے نہیں رہتی اسکا گوشت برشتہ ہونے کے بعد بھی طلب آب کیا کرتا ہے یہ تو اسکی خاصیت ہے۔ اب سنیئے کہ مال حرام سے جن حضرات کا کیلوس وکیموس بنا ہے انکے معدے اور جگر میں بھی یہی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب تک اس خون کے قطرے رگوں میں دوڑتے پھرتے ہیں اپنی ہم جنس اور ہم خاصیت غذا بطور بدل ما یتحلل طلب کرتے رہتے ہیں تاکہ نوع باقی رہے اور لقمہ ہائے حرام کی نسل قطع ہونے پائے مثلاً کسی نے ایک عمر تک کچہریوں میں نوکری کی رشوت کی رقم سے پیٹ پالا پھر اس گناہ سے توبہ کی اور بقول خود انصیب ہو رہا کے حصے چڑھا۔ پوچھا مولانا کا تقدس صلح

بن بیٹھا تو اس کا دل چاہے یا نہ چاہے مال حرام سے بنا ہوا خون اپنے موافق مزاج غذا مانگتا رہے گا۔ دینی اور قومی اعانت کی قسمیں بطریق حرام جب تک پیٹ میں نہ اتریں گی چین نہ آئے گا۔ کسی سیاسی یا دینی راہنما کا انتخاب کرنے سے پہلے دنیا پر لازم ہے کہ اسکے اگلے پچھلے چال چلن پر غور کر لے۔ بالخاصہ بدنیتی اور بددیانتی کا ازالہ توبہ سے نہیں ہوتا خصوصاً جبکہ صدق و دیانت کی مخالفت کی عادت پڑ چکی ہو اور یہ عادت بلا ارادہ سرزد ہونے لگے۔

اچھیھا

حضے
شرم اور غیرت کے محل پر عورتیں کہتی ہیں زمین اور میں سما جاؤں اچھیھا کی ریاست میں پہاڑ کے نیچوں بیچ ایک گاؤں آباد تھا۔ کثرت سے پانی جو برسا تو گاؤں صاحب اسطرح زمین غار میں دھنس گئے جیسے میاں قارون کو دولت سمیت زمین ہڑپ کر گئی تھی۔ جس جگہ گاؤں آباد تھا وہاں صرف ایک گڑھا دکھائی دیتا ہے۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ کوئی علامت آبادی ہویدا نہیں۔ لوگ کہتے ہیں سے

زمیں سخت ہے آسماں دور ہے

مگر نہ زمیں سخت ہے نہ آسماں دور ہے۔ سختی کی نشانی یہ نہیں کہ گاؤں کا گاؤں دھنس جائے دوری کے یہ معنی نہیں کہ دو ایک برس اس طرف آسمان سے تارے صاحب ٹوٹ کے گریں اور اپنے ساتھ دریا پہاڑ اور آبادی لیتے ہوئے پتال کی خبر لائیں۔

تردید

اس لفظ کے اصل معنی "دہرانا" ہیں پھر خدا جانے لوگ اخباری کاغذوں میں یہ دیکھ کے کیوں گھبراتے ہیں کہ مدینہ پر گولہ باری کی تردید ہو گئی مطلب یہ تردید نہیں تو کیا ہے؟

فلسطین بیروت جدہ سے جتنی خبریں آئیں وہ سب

مشہور ہیں کہ گنبد نبوی کو نقصان پہونچا۔ فضل خودان "نجد" جیسی سرخیاں لکھنے میں نحوی غلطی نہیں کرتے۔ خصوصاً جبکہ "عنوان" کی تشریح عبارت بھی کرتی ہے یعنی عنوان کہتا ہے کہ گولہ باری کی تردید ہوگئی اور عبارت کہتی ہے کہ مدینہ محصور ہے۔ نجدی گروہ حجازیوں کی بال کی کھال نکال رہا ہے۔ تردید کا عمل برابر جاری ہے۔

معارضہ بالمثل

ہمارے شیخ خلیق الزماں صاحب بھی اللہ رکھے بہت جھگڑالو آدمی ہیں آپ سے اور شیخ شبیر حسین صاحب قدوائی سے اس بات پر تنی تنا ہوگئی ہے کہ انھوں نے شیخ خبیث الزماں عرف ابن سعود کے بارے میں حسن ظن ظاہر نہیں کیا حالانکہ وہ مسلمان ہیں کلمہ گو ہیں قرآن کو مانتے ہیں رسول کو مانتے ہیں کعبہ ڈھاتے ہیں مدینۂ رسول کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں طائف کی شریف نادیوں کو لونڈی بنا کر تصرف میں لاتے ہیں غازی کی ہیں نمازی ہیں نمازی ہیں اور اس اعتبار سے کہ مولد نبی (ﷺ) کو ازرجس (آلودگی) کو مزید بچانے کا مقدس کام کیے (اتھوں انجام پا رہا ہے) بولی جب بڑا دی ہیں، ۔ ۔ در ایں صورت شیخ قدوائی صاحب نے چودھری شیخ خبیث الزماں صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل نجد جنگ مخفف نجد گڑھ یونیورسٹی کی قدر نہ کی لیکن ہمارے چودھری خلیق الزماں صاحب اگر چند سال اُس طرف ایک اور غریب بیکس مظلوم (خاں بہادر) قاضی عزیز الدین احمد (بالقابہ) کا خیال کر لیتے تو بہتر تھا جو لفضل خدا کلمہ گو بھی ہیں نمازی بھی ہیں ضروریات اسلام کے منکر بھی نہیں ہیں اور جنھیں محض اس وجہ سے کافر کا لقب دیا گیا کہ انھوں نے "ترکوں کی حماقت" کے نام سے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا حالانکہ ترکوں کی حماقت کا اقرار اب خود خلافت کمیٹی بھی کر چکی ہے کہ جتنی سے بجز علی کی مسلمان ہے۔)

تو سبب کیا ؟ یا دوڑا جنل اسلام نام ہے خلافت کمیٹی کے مصالح کا جو شخص ان مصالح میں چوں چرا کرے فیما لکا فر (نعوذ باللہ محال) کمیٹی کے اختیارات کا دائرہ تو اتنا وسیع ہے کہ جب چاہے خدا کو تخت خدائی سے اُتار دے بیچارے شبیر حسین صاحب کس شمار قطار میں ہیں۔

شیخ خلیق الزماں صاحب اپنی قانونی قابلیت کا اظہار یوں فرماتے ہیں "ایک معمولی بات ہے کہ جو کچھ ہم خود اپنی چیز کے ساتھ کر سکتے ہیں وہ دوسرا ہماری چیز کے ساتھ نہیں کر سکتا اگر ہم خود اپنے مقابر آج گرا دیں تو اسکے یہ معنی نہیں کہ ہر راہ چلتے کو یہ حق حاصل ہو گیا"

مگر یہ نہیں دیکھتے کہ مکہ یا طائف یا مدینہ میں جن قبور کی پامالی کی گئی انکو حجازی شرفا سے علاقہ ہے۔ خدیجۂ کبریٰ آمنۂ طاہرہ عبداللہ ابن عباس۔ حمزہ سید الشہداء ابراہیم ابن الرسول بزرگان شریف علی سے ہیں۔ نجدیوں سے انھیں کوئی علاقہ نہیں لہذا نجدی یقیناً دوسرے کے مال پر ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر نجدی کسی طرح نسب رسول میں داخل بھی کر دیے جائیں جیسا کہ غیر محدود اختیارات خلافت کمیٹی سے ظاہر ہوتا ہے تو وہ ان مقابر کی خود تذلیل کرنے کے بعد دُنیا کو انکا ادب کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔

آج یہ دعوے کیا جاتا ہے کہ مسجدوں کے سامنے ڈھول تاشا نہ بجنے پائے مسجد ایک مٹی کا ڈھیر ہے۔ ذمہ داری کسی گناہ کی ذات ترکیب پر عاید ہوتی ہے نہ کسی دوسرے پر۔ ہمیں نہیں معلوم کہ خلیق الزماں صاحب نے مسلمانوں کے اس دعوے کی مخالفت کب کی۔ نہ یہی معلوم ہے کہ اپنے والد بزرگوار کی قبر پر ڈھول بجا کے علامہ سلیمان ندوی کی محققانہ تجویز پر کب عمل فرمایا۔

تیسرے یہ کہ اگر اپنی چیز کے استعمال کا حق یہی ہی آزادی کے ساتھ دُنیا کو حاصل ہے تو جرم خلاف قدرت کے مرتکب قانوناً قابل گرفتاری نہیں ہیں۔ ہر آوارہ و بدکار مونڈا عذر کر سکتا ہے کہ کیوں کسی کے باپ کا اجارہ نہیں اپنی چیز ہے جو برتاؤ اسکے ساتھ منظور تھا کیا۔

شاہی جوڑا

یہ میں اور میرا بنا ہندوستانی رنگ روپ کہتی تھی کہ جب ہم ہندوستان پہونچیں گیں ۔ ۔ اس شاہی برخوردار جوڑے سے اہل ہند کو بھی صاحب سلامت کا فخر حاصل ہوا تھا مگر اب حاصل ہوگیا۔ خیر اب تو بنا خواندہ مہمان تشریف لے ہی آئے اور اسوضرب سلامی کی آواز بھی گنتی والوں نے سُن لی لہذا ہم مختصر الفاظ میں آپ کی سلطنت کی اسی صفت بتائے دیتے ہیں جس سے کم از کم ہندوستانی جواریوں کی بڑی تعداد اپنی یاد تازہ کر سکے۔ آپکے ملک کی یہ ادنیٰ عنایت سمجھنی چاہیے کہ جو قسم کے حق مل جاتے تھے اور گزشتہ جنگ میں آپ کا وجود ٹرمپ کا حکم رکھتا تھا یعنی آپ کے زور سے جرمن کے یکہ بہادر کو سر کیا۔

نمونہ قابل فروخت

سمن بنام مدعا علیہ برجواب دعویٰ اصالتاً للغرض قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳)

عدالت منصفی مقام [illegible] ضلع گورکھپور باجلاس مولوی محمد شبیر الدین صاحب منصف

مقدمہ نمبر ۳۰۲ بابت ۱۹۲۵ء

ارجن رام ساکن [illegible] — مدعی

بنام

سو ہن رام وغیرہ — مدعا علیہم

بنام [illegible]

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت گورکھپور

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سیج سخن میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی ہوئی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ قیمت جلد دوم للعہ

محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے کار آمد خلائق مصنفات یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنہوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھایئے اور کام کا آدمی بنایئے اگر خود پڑھیئے تو زندگی کی قیمت بڑھایئے۔

افراد کا سبب۔ پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اُردو ۱۲ ار

الدین اور سائنس۔ یعنی موازنہ مذہب و سائنس اُردو ۱۲ ار

علم الاخلاق | مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اُردو یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی مجلد قیمت مع محصول ڈاک عہ ر

اصول عامہ۔ عربی۔ فلسفہ عقلی کا کار آمد متن ہے ۱۲ ار

زائد خریداروں کو کمیشن دیا جائے گا

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد للعہ مع محصول ڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پُرانا پرچہ واپس نہ لیا جائیگا۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جن صاحب کو قوت مردمی کا مکمل اور بے نظیر علاج کرانا ہو تو اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

سید قاسم حسین رضوی متصل غسل خانہ پاٹا نالہ لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا!

یہ پُر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علٰحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدائے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن ... شاہی قدردان اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ